بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا

وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

موجودہ حالات کے اصل ذمہ داران ایک جانب تو وہ لوگ ہیں جو اپنے فاسد مقاصد کی تکمیل کی خاطر ہر پل سازشوں کا جال بننے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور دوسری جانب وہ لوگ جو سوچ سمجھ کی صلاحیت سے عاری ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اربابِ علم ودانش کا پیشوا شمار کرتے ہیں۔

راقم الحروف کی تین چار دن پہلے منظرِ عام پہ آنے والی تحریر "مُحرِّف کون؟" نے جب ناصبیت کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کیا تو یار لوگوں نے اپنی قدیم روش کو برقرار رکھتے ہوئے سازشوں کا جال بچھانے کی ٹھان لی۔ اور سادہ لوح عوام کو یہ باور کروانا شروع کر دیا کہ "چمن زمان نے اعلیحضرت فاضلِ بریلی کو تحریف کا مرتکب قرار دیا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ:

راقم الحروف نے نہ تو اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمہ اللہ تعالی پر کسی قسم کی تحریف کا الزام لگایا اور نہ ہی کسی دوسرے بزرگ پر اور نہ معاذ اللہ بندہ ایسی جسارت کر سکتا ہے۔

راقم الحروف کی ساری گفتگو صرف ایک نکتہ کے گرد گھومتی ہے۔ اور وہ یہ کہ:

فیس بکی دانشوروں نے جس انداز میں بات بات کو تحریفِ قرآن کا عنوان دے کر کفر وارتداد کے فتوے دینا شروع کیے ہوئے ہیں۔ اگر یہ سب درست ہے تو پھر ان فتووں سے کوئی نہ بچے گا۔ نہ ہمارے متقدمین بزرگ اور نہ ہی حضرت فاضلِ بریلوی۔

راقم کی ساری گفتگو کا محور صرف ایک ہی نکتہ ہے۔ لیکن اگر کوئی کم فہم اس کو سمجھنے سے قاصر رہے تو ظاہر ہے کہ اس کی کوتاہ فہمی کی ذمہ داری کسی دوسرے پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ ورنہ راقم نے ص ۳۶ پہ واشگاف الفاظ میں لکھا:

ہم نے بھی ترجمہ کنز الایمان کی تعریف کی، کرتے ہیں اور ان شاء اللہ سبحانہ وتعالی کرتے رہیں گے۔

(محرف کون ص ۳۶)

اب ان عقل کے اندھوں اور بصیرت کے بہروں سے کوئی پوچھے کہ اگر ہماری نظر میں کنز الایمان شریف تحریف شدہ ترجمہ ہے تو پھر کیا ہم خود ہی ایک تحریف شدہ ترجمہ کی تعریف وتوصیف کا عزم کر رہے ہیں؟

صفحہ ۴۶ پر حضرت فاضلِ بریلی کے ترجمہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا:

اللہ سبحانہ وتعالی فاضلِ بریلی کی قبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے یہ معنی کس حساسیت کے پیشِ نظر کیے۔

(محرف کون؟ص ۴۶)

صفحہ ۴۷ پہ ایک بار پھر حضرت فاضلِ بریلی کے ترجمہ کی خوبی بیان کرتے ہوئے کہا:

ہم خوب جانتے ہیں کہ حضرت فاضلِ بریلوی نے کس حساسیت کے پیشِ نظر یہ ترجمہ کیا۔

(محرف کون؟ص ۴۷)

صفحہ ۳۰ پر بالکل واضح لفظوں میں لکھا کہ ہمیں اعلی حضرت فاضلِ بریلی پہ اعتراض نہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ کریں:

ہم پہلے بھی صراحت کر چکے کہ ہماری اس گفتگو کا مقصد حضرت فاضل بریلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر اعتراض نہیں۔

(محرف کون؟ص ۳۰)

لیکن جن کی مت ہی اوندھی ہو انہیں کوئی کیا سمجھائے اور کیسے سمجھائے؟ اور جو لوگ سمجھنے کے بعد بھی دجل وفریب کو ایمان کا حصہ سمجھیں، ان کو کوئی راہِ راست پہ کیسے لائے؟

راقم الحروف نے اپنی تحریر "محرف کون؟" میں جابجا اپنی گفتگو کے مرکزی نکتہ کی تصریح کی ہے۔ کیونکہ مجھے اندازہ تھا کہ ہمارا پالا جس قوم سے پڑا ہے وہ ایک جانب جہالت کے سب سے تاریک نکتہ پہ براجمان ہیں اور دوسری جانب سازشوں کے بے تاج بادشاہ بھی ہیں۔

راقم الحروف نے صفحہ ۲۸ پہ عنوان باندھا: "تحریفاتِ رضویہ" پھر اس کے تحت جو لکھا وہ کچھ اس طرح ہے:

اس فصل کا عنوان شاید کچھ دوستوں کے لیے گرانی کا سبب ہو لیکن سچ یہ ہے کہ: یہ عنوان حضرت فاضلِ بریلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی توہین وتنقیص یا ان پر اعتراض کی خاطر نہیں باندھا گیا۔ بلکہ وہابیوں کے پیچھے سر پٹ دوڑنے والے بریلویوں کو یاد دلانے کی خاطر کہ: جس قسم کے اعتراضات تم لوگ اس وقت ساداتِ کرام پر کر رہے ہو اور بالخصوص جس طرح کی خرافات حضور مفسرِ قرآن قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ جی کے خلاف بکی جا رہی ہیں۔ یہ وہی اعتراضات اور اسی روش کا تسلسل ہے جو پچھلی ایک صدی سے وہابی حضرات سنی بریلویوں اور بالخصوص حضرت فاضلِ بریلوی مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی پر کرتے چلے آ رہے ہیں۔

چند سطروں کے بعد لکھا:

جس چیز کو تحریف ٹھہرا کر حضرت قبلہ شاہ جی کے خلاف اپنے اندر کا گند نکالا جارہا ہے۔ اگر وہ تحریف ہے تو اس سے شدید تحریفات کا ارتکاب تو اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی بارہا کر چکے ہیں۔
سو اگر اس قسم کی گفتگو کی وجہ سے حضرت قبلہ شاہ جی کے خلاف جو کچھ بکا گیا، وہ درست ہو تو اصولی طور پر وہ فتوے حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی پر بھی لگتے ہیں۔

(محرف کون؟ص ۲۸، ۲۹)

صفحہ ۳۱ پہ لکھا:

بریلوی حضرات جیسے ہر بات کو تحریف قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق تو "نبی" کے معنی "غیب بتانے والے" کرنا قرآنِ عظیم میں کھلی تحریف ہونا چاہیے۔

(محرف کون؟ص ۳۱)

صفحہ ۴۶ پہ کہا:

اگر تمہارے فتوے درست ہیں تو اس سے زیادہ سخت فتوے ان بزرگوں پہ لگتے ہیں جن کے نام کا تم چورن بیچ کر کھاتے ہو۔

(محرف کون؟ص ۴۶)

صفحہ ۵۲ پہ کہا:

ورنہ ناصبی بریلویوں نے جو مزاج اپنا لیا ہے اور جس انداز میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹوں کو محرفِ قرآن بکنا شروع کر دیا ہے، اس مزاج کے مطابق فاضلِ بریلی مولانا احمد رضا خان ہر دوسری آیت کے ترجمے میں محرفِ قرآن اور پھر اپنے ہی پیروکاروں کے فتوے سے کافر و مرتد بھی قرار پائیں گے۔ اور پھر بات فاضلِ بریلی تک نہیں رہے گی، بات پیروکاروں تک بھی پہنچے گی اور اکثر بریلوی اسی فتوے کی زد میں آئیں گے۔

(محرف کون؟ص ۵۲)

صفحہ ۵۴ پہ صاف لفظوں میں لکھا:

جدید بریلوی مزاج کے مطابق مولانا احمد رضا خان صاحب قرآنِ پاک کی تحریفِ لفظی کے مرتکب ہوئے۔

(محرف کون؟ص ۵۴)

صفحہ ۷۶ پہ اختتامی جملے کہتے ہوئے ایک بار پھر کہا:

سطورِ بالا میں فاضلِ بریلی حضرت مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی کی شخصیت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا، وہ ناصبی بریلویوں کی آنکھیں کھولنے کی خاطر تھا۔ ورنہ ہم پہلے بھی کہ چکے اور ایک بار پھر اس کی تصریح میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ: ہم فاضلِ بریلی رحمہ اللہ تعالی کے ساتھ ادب واحترام کا تعلق رکھتے ہیں۔

موجودہ بریلوی نہ تو فاضلِ بریلی کے فکری ترجمان ہیں اور نہ ہی علمی و عملی۔ یہ محض مداری قسم کے لوگ ہیں جن کو صرف اپنی روزی روٹی کی فکر رہتی ہے۔ پھر چاہے اس کے لیے کسی کا پیٹ کاٹنا پڑے یا کسی کی جان لینی پڑے۔

لہذا سطورِ بالا کا نشانہ فاضلِ بریلی مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی کو نہ سمجھا جائے۔ بلکہ ہمارا مخاطب ناخلف بریلویوں کو شمار کیا جائے۔

(محرف کون؟ ص ۷۶)

صفحہ ۷۷ پہ گفتگو کے مرکزی نکتہ پہ تنبیہ کرتے ہوئے ایک بار پھر کہا:

موجودہ بریلوی بغضِ آلِ رسول ﷺ میں اس قدر ڈوب چکے ہیں کہ اس بغضِ آلِ رسول ﷺ کی بنیاد پہ اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں جس پہ خود بیٹھے ہیں۔ ان بے عقلوں اور احمقوں کی باتوں کو اگر درست مانا جائے تو خود ان کا اپنا مسلک ان کے ہاتھ میں نہیں رہتا۔

(محرف کون؟ ص ۷۷)

راقم کو پہلے دن سے معلوم تھا کہ جن حضرات سے میں تخاطب کرنے جا رہا ہوں وہ سوچ سمجھ کی صلاحیت سے عاری ہیں۔ نیز یہ طبقہ سچائی کا مقابلہ سازشوں اور پروپیگنڈہ سے کرنے والا ہے۔ اب چونکہ رسالہ "محرف کون؟" منظرِ عام پہ آچکا ہے اور مفسدین کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔ لہذا اب یہ سچائی کو ماننے کے بجائے اعلیحضرت کارڈ کھیل کر راقم الحروف پر اعلیحضرت کی بے ادبی و گستاخی کا الزام لگانے چاہتے ہیں۔

لیکن یہ سب کچھ کر کے وہ اپنے دل کو خوش کر سکتے ہیں۔ اربابِ عقل ودانش ان کی اس نئی چال کو بھی ان کی سازشوں کا تسلسل ہی شمار کرتے ہیں۔

فقط

یکے از سگانِ کوچۂ آلِ مصطفی ﷺ

محمد چمن زمان نجم القادری

۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۵ھ / ۱۴ اگست ۲۰۲۳ء